قصبہ ادری ضلع مئو (یو۔پی۔ : بھارت) کی تاریخ، مدارس، علما، شعرا، مصنفین اور بانیین مدارس اسلامیہ

قصبہ ادری اور اہل سنت

محمد سلیم انصاری ادروی

منجانب : تنظیم اہل سنت قصبہ ادری

فہرست

قصبہ ادری اور اہل سنت---------------------------------------4

مدارس--6

بند یا ضم ہونے والے مدارس-------------------------------------7

موجودہ مدارس---8

نیشنل انٹر کالج اندارا، ادری ------------------------------------9

مساجد--9

عید گاہ اور بقر عید گاہ--10

لائبریری---10

اکابر علمائے اہل سنت ادری--------------------------------------10

استاذ القراء مولانا قاری رحمت اللہ خاں نعیمی ادروی علیہ الرحمہ---------------------11

مولانا عبد الاحد خاں نعیمی اعظمی ادروی علیہ الرحمہ-------------------------12

مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی ادروی مظہری علیہ الرحمہ----------------------13

استاذ الحفاظ حافظ و قاری نذیر احمد مصباحی ادروی علیہ الرحمہ----------------------14

مولانا احسان احمد خان مصباحی اعظمی ادروی علیہ الرحمہ------------------------ 16

شیخ الحدیث علامہ اعجاز احمد خاں مصباحی ادروی علیہ الرحمہ------------------------ 16

شیخ الحدیث مفتی ظہیر حسن قادری مصباحی ادروی علیہ الرحمہ------------------------17

مولانا محمد سلطان صاحب مظہری ادروی علیہ الرحمہ------------------------ 19

شعرائے اہل سنت ادری------------------------ 20

تصنیفی خدمات------------------------ 25

ادری کے سنی حضرات کے قائم کردہ مدارس و جامعات------------------------ 28

قصبہ ادری اور اہل سنت

قصبہ ادری ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے مشرقی ضلع مئو کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جو صدر مقام مئو ناتھ بھنجن سے تقریبا سات کیلو میٹر دور مشرق- شمال کی جانب موجود ہے۔ ضلع مئو کے قیام (یعنی سنہ ۱۹۸۸ء) سے قبل یہ خطہ اعظم گڑھ ضلع میں آتا تھا۔ اگر سیاسی نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو قصبہ ادری کا مشرقی حصہ نگر پنچایت میں جب کہ مغربی حصہ (ادری دیہات اور خالص پور) پردھانی میں آتا ہے۔ قصبہ ادری میں پہلی چیئر مینی کا الیکشن سنہ ۱۹۹۲ء کے آس پاس ہوا تھا جس میں مدرسہ عربیہ رضویہ ضیاء العلوم ادری کے ناظم ڈاکٹر وثیق خاں صاحب مرحوم جنھوں نے مدرسہ ضیاء العلوم ادری کو عروج و ارتقا کی بلندیوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا تھا بھی چناؤ لڑ رہے تھے لیکن ۱۵ یا ۲۲ ووٹوں سے وہ الیکشن ہار گئے تھے۔

خیر یہ سب سیاسی باتیں تھیں اس لیے میں اپنے مضمون کے اصل موضوع کی طرف آنا بہتر سمجھتا ہوں۔ اس قصبے میں صدیوں سے مسلمان آباد ہیں اور فی الحال یہاں مسلمانوں کی ہی اکثریت ہے۔ ہمارے آبا و اجداد کے زمانے میں یہاں مسلمان اقلیت میں تھے، پھر دھیرے دھیرے دوسری جگہوں سے مسلمان آکر آباد ہوئے جس کی وجہ سے ادری میں مسلمانوں کی تعداد بڑھی اور مسلمانوں کی ایک گھنی آبادی آباد ہو گئی۔ خود ہمارے آبا و اجداد بھی صدیوں پہلے ضلع بلیا (اتر پردیش) سے ترک وطن کرکے ادری میں قیام پزیر ہو گئے تھے۔ مسلمانوں کی آمد سے قبل اس علاقے میں گھنے بھرے شاداب جنگل ہوتے تھے، انہیں

جنگلوں میں ہندو سنیاسی اور تارک الدنیا سادھوؤں کے بڑے بڑے آشرم ہوا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں راج بھروں کا ادری میں ایک قلعہ بھی تھا، جس کے ملبے پر موجودہ قصبہ ادری آباد ہے، جس کے کنارے قدیم روایات کے مطابق حفاظت کی غرض سے گہری چوڑی خندقیں کھودی گئی تھیں اور آج بھی خندقیں پوخریوں کی صورت میں شمالی اور مشرقی سمتوں سے قصبے کا احاطہ کرتی ہیں۔ (حضرت مولانا مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی کے احوال و افکار/ص: ۱۱)

مؤرخ اسلام علامہ ڈاکٹر عاصم اعظمی حفظہ اللہ قصبہ ادری میں مسلمانوں کی آمد کے تعلق سے تحریر فرماتے ہیں کہ " ادری اور شاہ پور میں موجود شاہی فرمانوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس علاقے میں بعض خاندانوں میں موجود ہیں، وہ مغل سلاطین کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں، اس پر قیاس کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے، کہ لودیوں کے زمانے میں شجاع و بہادر قوم افغان کے افراد ادری آئے اور بعد میں مغل بادشاہوں نے اپنی حکومت کے استحکام کے لیے اس علاقے کے افغانوں کو اپنی نوازشات سے سرفراز کیا۔" (احوال و افکار/ص: ۱۹)

پٹھانوں کی آمد کے بعد دھیرے دھیرے مسلمانوں کی دوسری برادریاں مثلا انصاری (کپڑا بننے والے)، قریشی (کشائی)، کوئیری (کھیتی باڑی کرنے والے)، شاہ (سائیں)، حلال خور (صفائی کرنے والے)، گدلیدین (گدھے سے کام لینے والے)، چوڑی ہارہ (چوڑی وغیرہ بیچنے والے)، نائی (بال بنانے والے) وغیرہ آکر آباد ہوئے۔ موجودہ دور میں یہاں سب سے زیادہ تعداد انصاریوں اور پٹھانوں کی ہے۔ انصاریوں کے علاوہ بقیہ تمام برادری میں اکا - دکا گھر چھوڑ کر تقریبا تمام ہی سنی المسلک ہیں، لیکن اب بھی انصاریوں کی ایک بڑی تعداد اہل سنت وجماعت سے تعلق رکھتی ہے۔

مدارس: سنہ ۱۸۸۵ء کے آس پاس ادری میں پہلا مدرسہ "مدرسہ فیض الغربا" قائم ہوا، اس سے پہلے یہاں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے کوئی مدرسہ یا مکتب نہیں تھا، یہ مدرسہ تقریبا پچاس پچپن سال تک چلا۔ (مولانا امام الدین پنجابی/ص: ۳۵-۳۶)

سنہ ۱۹۳۳ء میں قصبہ ادری میں ایک تاریخ ساز مناظرہ ہوا، جو "مناظرۂ ادری" کے نام سے مشہور ہوا، اس مناظرے میں جماعت اہل سنت کی طرف سے مظہر اعلیٰ حضرت مولانا حشمت علی خان لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمہ مناظر تھے، اس مناظرے کی روئیداد "مناظرۂ ادری" اور "روئیداد مناظرۂ ادری ____ موضوع علم غیب" کے نام سے شائع ہوئیں، یہ دونوں کتب پی ڈی ایف فائل میں انٹر نیٹ پر بھی موجود ہیں۔ (مناظرۂ ادری / ص: ۳۲)

اس مناظرے کا اثر اس مدرسے پر بھی پڑا اور بالآخر یہ مدرسہ بند ہو گیا۔ استاذ الاساتذہ حضرت مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی ادروی علیہ الرحمہ نے ناظرہ قرآن پاک اور اردو کی ابتدائی کتابیں اسی مدرسے میں پڑھی تھیں۔ چوں کہ مدرسہ فیض الغربا میں اعلیٰ تعلیم کا بندوبست نہیں تھا اس لیے مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے مفتی صاحب نے دوسرے علاقے کے مدارس کا رخ کیا۔ جب مدرسہ فیض الغربا بند ہو گیا تو مفتی صاحب کے بیٹھکے میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع ہوا۔ شیخ الحدیث علامہ اعجاز احمد خاں مصباحی ادروی علیہ الرحمہ نے اسی بیٹھکے میں ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔

ادھر کچھ سال بعد مفتی صاحب فارغ التحصیل ہو کر درس وتدریس کے میدان میں اتر چکے تھے اور مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد (ضلع مؤ) میں تدریسی خدمات انجام دے رہے تھے۔ آپ کے استاذ، حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی ثم مبارک پوری علیہ الرحمہ

جن کا ادری میں اکثر آنا جانا ہوتا تھا نے ادری میں ایک مستقل سنی ادارے کی ضرورت محسوس کی اور اس کے لیے آپ کی نگاہ مفتی صاحب پر پڑی، چناں چہ مئی سنہ ۱۹۴۷ء/ رجب المرجب سنہ ١٣٦٦ھ میں مدرسہ ضیاء العلوم کا قیام عمل میں آیا، عمارت کے لیے زمین حاصل کی گئی اور سنگ بنیاد کے لیے ایک شان دار جلسے کا انعقاد ہوا، جس میں محشیٔ طحاوی حضرت صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی، حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی، محشیٔ صحاح ستہ محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری چشتی گورداس پوری ثم فیصل آبادی اور حافظ ملت محدث مرادآبادی علیہم الرحمہ شریک ہوئے۔ ادارے کے قیام کے بعد تدریسی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ تعمیری کاموں کی نگرانی، مٹیریل کی فراہمی یہ سارے کام حضرت مفتی صاحب نے تن تنہا انجام دیے۔ (احوال و افکار/ص: ۳۲)

مدرسہ ضیاء العلوم آج ایک مکتب سے دارالعلوم میں تبدیل ہو گیا ہے، اس میں بغدادی قاعدہ تا درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس ادارے میں ملک و بیرون کے سیکڑوں طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کا اپنا ایک نسواں بھی ہے جس میں درس نظامی کے ساتھ ساتھ درس بخاری تک کی درس گاہیں لگتی ہیں۔ مدرسہ ضیاء العلوم کے بعد ادری میں دھیرے دھیرے بہت سارے سنی مدارس قائم ہوئے، جن میں سے کچھ مدرسے بند ہو گئے یا کسی مدرسے میں ضم کر دیے گئے اور بقیہ مدارس آج بھی موجود ہیں۔ مدرسہ ضیاء العلوم کے بعد قائم ہونے والے مدارس کا تعارف درج ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

بند یا ضم ہونے والے مدارس: اس فہرست میں اہل سنت کے تین مدارس ہیں، پہلا مدرسہ، "مدرسہ امجدیہ" ہے جو سنہ ۱۹۶۱ء میں جامع مسجد اہل سنت کے جنوبی سمت میں قائم

ہوا، اس مدرسے کے بانی بھی مفتی مجیب الاسلام صاحب ہی تھے، بعد میں یہ مدرسہ سنہ ۱۹۶۸ء میں شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی اور شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی اعظمی علیہما الرحمہ کی موجودگی میں مدرسہ ضیاء العلوم میں ضم کر دیا گیا۔ مدرسہ ضیاء العلوم کے ٹھیک سامنے مشرق کی جانب تقریبا سو میٹر کی دوری پر "مدرسہ فیضان عزیزی" کے نام سے ایک مدرسہ موجود تھا جو بند ہو چکا ہے، یہ مدرسہ، مدرسہ فیض القرآن کی قدیم عمارت جو خالی پڑی ہوئی تھی اسی میں قائم ہوا تھا۔ پٹھان ٹولی میں بھی "مدرسہ اسلامیہ نیک قدم خاں رحمۃ اللہ علیہ" نامی ایک مدرسہ موجود ہے جس میں فی الحال تعلیمی سلسلہ موقوف ہے۔(احوال و افکار/ ص: ۳۶-۳۸)

موجودہ مدارس: اس فہرست میں اہل سنت کے کل چار مدارس ہیں۔ پہلا مدرسہ، "مدرسہ اسلامیہ بیت العلوم خالص پور قصبہ ادری"، اس میں بغدادی قاعدہ تا درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ دوسرا مدرسہ، "مدرسہ عربیہ فیض القرآن محلہ باغ" ہے، جسے سنہ ۱۹۹۸ء میں مولانا غلام نبی عزیزی حفظہ اللہ نے قائم کیا تھا، ادری کے ایک شاعر مجرم انصاری صاحب مرحوم (صاحب "اقبال جرم") کے احاطے میں تعلیمی سلسلہ شروع ہوا، مولانا انصاری صاحب مرحوم اس مدرسے کے اولین اساتذہ میں سے تھے۔ موجودہ فیض القرآن، مدرسہ ضیاء العلوم کے پاس ہے، حافظ خورشید اور مولانا عابد رضا حفظہما اللہ وغیرہ اس کے استاذ ہیں جب کہ ماسٹر مختار عالم صاحب (استاذ نیشنل انٹر کالج اندارا، ادری [۱]) اس کے مہتمم ہیں، اس مدرسے میں نورانی قاعدہ تا حفظ بالحدر تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس فہرست میں تیسرا مدرسہ، "مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم وکلیۃ الصالحات محلہ حشمت نگر" ہے، یہ مدرسہ سنہ ۲۰۰۴ء میں قائم ہوا جب کہ اس کا نسواں

سنہ ۱۴۳۳ھ/ سنہ ۲۰۱۱ء میں قائم ہوا۔ اس مدرسے کے بانی بھی مولانا غلام نبی عزیزی صاحب ہی ہیں۔ اس میں بغدادی قاعدہ تا حفظ تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم نسواں میں درس نظامی کی تعلیم کا انتظام ہے یا نہیں مجھے اس کا علم نہیں۔ جب کہ چوتھا مدرسہ "دارالعلوم چشتیہ غریب نواز (خالص پور)" ہے، یہ مدرسہ سنہ ۲۰۰۹ء میں قائم ہوا، اس میں بغدادی قاعدہ تا درس نظامی تک کی پڑھائی ہوتی ہے، اس کے بانی مولانا اسرار خان صاحب رضوی حفظہ اللہ ہیں۔

۱۔ نیشنل انٹر کالج اندارا، ادری: ادری اور مضافات کے بچوں کو عصری تعلیم دلانے کے لیے ادری کے معروف رئیس اسماعیل سیٹھ صاحب مرحوم جو ماسٹر مختار عالم صاحب کے بڑے والد تھے نے اندارا اسٹیشن کے جنوب میں سنہ ۱۹۵۲ء کو نیشنل انٹر کالج کے نام سے ایک اسکول قائم کیا، یہ اسکول رقبے کے حساب سے بہت بڑا اور کئی درجن کمروں پر مشتمل ہے۔ بعد میں دھوکے سے ہندوؤں نے اس اسکول پر قبضہ کر لیا۔ میرے دادا محمد احمد صاحب نے مدرسہ ضیاء العلوم میں پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد تقریبا سنہ ۱۹۵۵ء میں اسی اسکول میں داخلہ لیا تھا، اسماعیل سیٹھ صاحب کے ایک پوتے ماسٹر نور عالم صاحب جو ابھی حیات ہیں، ہمارے دور میں مدرسہ فیض القرآن میں حساب کے استاذ تھے۔

مساجد: اس وقت قصبہ ادری میں اہل سنت کی کل انیس مسجدیں (ان میں سے دو مساجد زیر تعمیر ہیں۔) ہیں، جن میں سے پانچ مساجد (جامع مسجد اہل سنت بڑا ہوٹل، نوری جامع مسجد اہل سنت رضا نگر، روضہ جامع مسجد اہل سنت روضہ چٹی، عائشہ جامع مسجد اہل سنت حشمت نگر، بلال جامع مسجد اہل سنت خالص پور) میں جمعہ ہوتا ہے۔

عید گاہ اور بقر عید گاہ: عیدالفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے لیے قصبہ ادری میں مغرب جانب ایک عید گاہ اور ایک بقر عید گاہ موجود ہے۔ ان دونوں میں سے عید گاہ کی تعمیر پہلے ہوئی تھی جب کہ بقر عید گاہ کی بعد میں، بقر عید گاہ ادری کے مشہور و معروف اسکولز "شری سنکر جی آدرش جونیئر ہائی اسکول ادری" اور "جن کلیان مادہیہ مک ودھیالیہ ادری" کے پیچھے موجود ہے۔ راقم الحروف نے مدرسہ ضیاء العلوم ادری میں ناظرۂ قرآن اور مدرسہ فیض القرآن ادری میں پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہیں اسکول میں انٹر میڈیٹ تک کی تعلیم مکمل کی ۔

لائبریری: قصبہ ادری کی غالبا پہلی عوامی لائبریری میرے دادا (محمد احمد)، منیب فضل حسن ادروی، جناب ابن حسن صاحب مرحوم اور جناب فضاء الاسلام صاحب وغیرہ نے مل کر جامع مسجد اہل سنت کے شمالی سمت میں سنہ ۱۹۷۰ء-۱۹۸۰ء کے آس پاس قائم کی تھی، یہ لائبریری تقریبا ۱۵ - ۱۶ سال تک چلی، کچھ عرصے تک یہ لائبریری ڈاکٹر وثیق خاں صاحب مرحوم کی دکان میں بھی رہی، اس کے بعد بند ہو گئی۔ میرے دادا بیان کرتے ہیں کہ اس لائبریری میں موجود تاریخ کی تقریبا تمام کتب میرے مطالعے میں تھیں۔ موجودہ دور میں ادری میں اہل سنت کی جتنی لائبریریاں ہیں وہ یا تو مدارس کی ہیں یا پھر علما کی اپنی ذاتی۔

اکابر علمائے اہل سنت ادری: قصبہ ادری کا سابقہ ضلع "ضلع اعظم گڑھ" شیراز ہند جون پور کے قرب کے اثر سے دینی و اسلامی علوم و فنون اور اصحاب علم و کمال کا مرکز رہا ہے۔ کثیر تعداد میں یہاں علما و فقہا، حفاظ و قرا، مفسرین و محدثین، مصنفین و محققین اور صوفیا

و بزرگان دین پیدا ہوئے۔ اگر اس خطے کو اعظم گڑھ کے بجاے "علما گڑھ" کہا جائے تو یقینا مبالغہ آرائی نہیں ہوگی، قیام ضلع مئو کے بعد "ضلع اعظم گڑھ" کے بہت سارے علمی قصبات ضلع مئو کے حصے میں آ گئے، ان میں گھوسی، مئو ناتھ بھنجن، چریا کوٹ، ولید پور بھیرہ، پورہ معروف، کوپا گنج، محمد آباد، خیر آباد کے ساتھ ساتھ قصبہ ادری بھی شامل تھا۔ قصبہ ادری کے علما کا دور بیسویں صدی سے شروع ہوتا ہے۔ ادری کے زیادہ تر علماے اہل سنت جامعہ مظہر اسلام بریلی شریف، جامع نعیمیہ مرادآباد اور دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور/ جامعہ اشرفیہ مبارک پور وغیرہ کے فارغ التحصیل ہیں، یہاں کے علما نے قرب و جوار کے علاوہ ملک کی کئی مشہور و معروف درس گاہوں مثلا جامعہ مظہر اسلام بریلی شریف، دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور/ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، جامعہ مرکز الثقافۃ السنیۃ کالی کٹ (کیرالہ)، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، جامعہ فاروقیہ بنارس، جامعہ علیمیہ جمدا شاہی بستی، دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد (گجرات)، مدرسہ رضاء العلوم کنہواں سیتامڑھی (بہار)، مدرسہ اظہار العلوم جہانگیر گنج ضلع امبیڈکر نگر، دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ، جامعہ حنفیہ اہل سنت بحر العلوم مئو ناتھ بھنجن، مدرسہ فیض العلوم محمد آباد، مدرسہ ضیاء العلوم خیر آباد وغیرہ میں تدریسی خدمات انجام دیں یا دے رہے ہیں۔ ادری کے جن اکابر سنی علما، حفاظ و قرا کے حالات دستیاب ہو سکے ہیں ان کو اختصار کے ساتھ آگے پیش کر رہا ہوں۔

استاذ القراء مولانا قاری رحمت اللہ خاں نعیمی ادروی علیہ الرحمہ: آپ دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور کے استاذ تھے۔ ایڈووکیٹ شبو خان صاحب ادروی آپ کے نواسے ہیں۔ دارالعلوم اشرفیہ اور جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں آپ نے تعلیم حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ کی

فہرست میں محدث ثناء اللہ امجدی اعظمی مئوی (بانی مدرسہ حنفیہ اہل سنت بحر العلوم مئو) اور استاذ القراء قاری یحییٰ مبارک پوری علیہما الرحمہ جیسی عظیم المرتب شخصیات موجود ہیں۔ مولانا قاری ڈاکٹر حسام الدین مصباحی علیہ الرحمہ (بانی مدرسہ عطاء الرسول، سسوا بازار، مہراج گنج) آپ کے شاگرد تھے، جن کا کچھ ہفتے پہلے وصال ہوا ہے۔

(حضرت علامہ محمد ثناء اللہ صاحب امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان تاریخ کے آئینے میں/از: مولانا منیر احمد شمسی علیہ الرحمہ (سابق ناظم بحر العلوم مئو)، زندگی کی بے جوڑ یادیں/ص: ۲۵)

مولانا عبد الاحد خاں نعیمی اعظمی ادروی علیہ الرحمہ: آپ کی ولادت قصبہ ادری کے ایک زمین دار گھرانے میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام "عبد الرشید خاں" مرحوم تھا، جو ادری کے ایک زمین دار تھے۔ مولانا اعظمی نے دارالعلوم انجمن اہل سنت مرادآباد (جامعہ نعیمیہ مرادآباد) میں تعلیم حاصل کی اور وہیں سے سنہ ۱۹۳۳ء میں دورۂ حدیث کی تکمیل کی اور سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد آپ اپنے پیر و مرشد محدث اعظم ہند علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی علیہ الرحمہ (مصنف: تفسیر اشرفی) کے حکم پر ادری سے ہجرت کرکے مع اہل و عیال بہرائچ شریف تشریف لے گئے اور انہیں کے قائم کردہ ادارہ مدرسہ اشرفیہ چھوٹی تکیہ ضلع بہرائچ میں تدریسی خدمات انجام دینے لگے۔ مولانا اعظمی جب تک حیات رہے مدرسہ اشرفیہ بہرائچ میں صدر مدرس و ناظم تعلیمات کے عہدے پر فائز رہے۔ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۶۲ء کو شہر بہرائچ کے محلہ چھاؤنی میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی تدفین خانقاہ چھوٹی تکیہ کے قبرستان میں ہوئی۔

(بہرائچ ایک تاریخی شہر/ص: ۱۳۱، مناظرۂ ادری /ص: ۲۱-۲۲، تذکرہ علمائے اہل سنت مؤ/ص: ۷۳-۷۴، ماہ نامہ ادری / دسمبر سنہ ۲۰۲۰ء/ ص: ۸-۹)

مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی ادروی مظہری علیہ الرحمہ: آپ کی ولادت سنہ ۱۳۳۵ھ یا سنہ ۱۳۳۶ھ کے آس پاس قصبہ ادری میں ہوئی۔ مدرسہ فیض الغربا ادری، مدرسہ حنفیہ امروہہ ضلع مرادآباد، دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اور مدرسہ حافظیہ سعیدیہ دادوں ضلع علی گڑھ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ مرکزی دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف حاضر ہوئے، مظہر اسلام میں آپ نے محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری چشتی، شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی ازہری، علامہ عبد العزیز محدث بجنوری علیہم الرحمہ سے صحاح ستہ، تفسیر بیضاوی اور دیگر منتہیٰ کتابوں کا درس لیا، نیز اسی درس گاہ سے شعبان سنہ ۱۳۶۰ھ میں آپ نے دستار فضیلت و سند فراغت حاصل کی۔ جامعہ مظہر اسلام کے اساتذہ کے علاوہ آپ کے اساتذہ کی فہرست میں صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی، علامہ خلیل احمد کاظمی محدث امروہوی، حافظ ملت محدث مرادآبادی، علامہ شمس الحق گجہڑوی، علامہ سید سلیمان بھاگل پوری، شیخ العلماء مولانا غلام جیلانی علیہم الرحمہ جیسے جلیل القدر اساتذۂ کرام موجود ہیں۔ فراغت کے بعد آپ میدان تدریس میں اترے، درس و تدریس کے ساتھ ساتھ کئی ایک مدارس بھی قائم کیے، آپ نے جن مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں اور جن مدارس کی تعمیر و تاسیس میں حصہ لیا ان کے نام یہ ہیں: مدرسہ رحمانیہ رسڑا ضلع بلیا، مدرسہ اشرفیہ ضیاءالعلوم خیرآباد ضلع مئو، مدرسہ عربیہ رضویہ ضیاء العلوم ادری ضلع مئو، دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف، مدرسہ امجدیہ ادری ضلع مئو، مدرسہ صدرالعلوم گورکھ پور، مدرسہ عربیہ اظہارالعلوم جہانگیر گنج، دارالعلوم غوثیہ سلیم پور، مدرسہ حنفیہ بحرالعلوم کھیری باغ مئو ناتھ بھنجن ضلع مئو، مدرسہ گلشن رضا چھپیا ضلع مہراج گنج، مدرسہ شمسیہ تیغیہ بھدوہی۔ شیخ الحدیث علامہ اعجاز احمد خاں مصباحی ادروی، شیخ الحدیث مفتی محمد ظہیر حسن

قادری ادروی، مولانا محمد سلطان ادروی، مولانا قاری ابرار احمد ادروی، مولانا حبیب الرحمن ادروی، شیخ الحدیث مولانا مرغوب حسن ادروی اور مولانا قاری اسماعیل خالص پوری ادروی (لندن) وغیرہ آپ کے قابل ذکر تلامذہ ہیں۔ آپ نے چند کتب بھی تصنیف فرمائیں، جن کے نام یہ ہیں: بہار نماز، مجلس شرعی مبارک پور، آئینۂ وہابیت، سوانح مولانا نیاز محمد و حافظ قطب الدین علیہما الرحمہ۔ آپ نے فتاویٰ رضویہ (غیر مطبوعہ) جلد سوم، چہارم، پنجم مکمل نیز مولانا سبحان اللہ امجدی علیہ الرحمہ کے ساتھ جلد ہفتم و ہشتم کی صاف شفاف نقل تیار فرمائی، فتاویٰ شامی کے "کتاب الصلوۃ" کا قلمی نسخہ لکھ کر مدرسہ ضیاء العلوم ادری کی لائبریری میں وقف کر دیا، مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمن اڑیسوی علیہ الرحمہ کے اصرار پر مفتی صاحب نے جد الممتار کو نقل کر کے مجاہد ملت کے حوالے کر دیا۔ آپ ایک بلند پایہ مفتی اور فقیہ بھی تھے، بریلی شریف میں نو سالہ قیام کے دوران آپ کے اکثر و بیشتر فتوؤں پر آپ کے پیر و مرشد مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی مہر تصدیق ہوتی تھی۔ ۱۹ ذی قعدہ سنہ ۱۴۳۰ھ / ۸ نومبر سنہ ۲۰۰۹ء کو خلیفۂ مفتی اعظم ہند مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی علیہ الرحمہ کا وصال ہوا۔ عائشہ جامع مسجد ادری کے پاس آپ کی تدفین ہوئی۔

(حضرت مولانا مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی کے احوال و افکار/ص:۲۶-۹۳، تذکرہ علماے اہل سنت مئو/ ص:_۷۴-۷۸ ، تلامذۂ حافظ ملت/ص: ۱۵-۲۰)

استاذ الحفاظ حافظ و قاری نذیر احمد مصباحی ادروی علیہ الرحمہ: آپ راقم الحروف کے دادا (محمد احمد صاحب، رکن کمیٹی عائشہ جامع مسجد اہل سنت ادری) کے بڑے بھائی اور معروف مصنف و مؤرخ شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر عاصم اعظمی حفظہ اللہ کے ماموں تھے۔

بقول میرے دادا کے آپ کی ولادت سنہ ۱۹۴۰ء کے آس پاس ہوئی۔ چوں کہ آپ نابینا ہو چکے تھے اس لیے مروجہ ابتدائی تعلیم کے بجائے آپ نے سیدھا حفظ قرآن کا آغاز کیا، قرآن پاک حفظ کرنے کے لیے آپ نے مدرسہ عربیہ رضویہ ضیاء العلوم ادری (ضلع مئو) میں داخلہ لیا۔ آپ نے اپنے ہم سبق طلبہ سے آیات کریمہ سن سن کر قرآن پاک حفظ کیا اور اسی طرح مکمل قرآن کے حافظ ہو گئے۔ اس کے بعد دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور کے شعبۂ قراءت میں داخلہ لے کر استاذ القراء قاری یحییٰ مبارک پوری علیہ الرحمہ کے حلقۂ درس میں شامل ہو گئے اور انہیں سے دورۂ قراءت کی تکمیل کی۔ اشرفیہ سے فراغت کے بعد آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا، شروع میں آپ مدرسہ اظہار العلوم جہاں گیر گنج (ضلع امبیڈکر نگر) میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے، اس کے بعد امبیڈکر نگر ہی کے ایک گاؤں نیواری میں بحیثیت مدرس تشریف لے گئے، نابینا ہونے کے باوجود ایام رمضان میں مختلف علاقوں میں جاکر تراویح بھی پڑھاتے رہے۔ آپ کا حافظہ اتنا قوی تھا کہ قصبہ ادری کے اکثر سنی حفاظ آپ ہی کے پاس دورہ کرنے کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ جہاں گیر گنج اور نیواری میں جتنے پرانے حفاظ ہیں ان میں سے زیادہ تر آپ ہی کے شاگرد ہیں۔ آپ نے تقریبا ۴۰ - ۴۵ سال تک تدریسی خدمات انجام دیں اور سیکڑوں حفاظ کرام پیدا کیے۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں آپ مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔ یکم ذی قعدہ سنہ ۱۴۲۷ھ/ ۲۳ نومبر سنہ ۲۰۰۶ء بروز جمعرات بوقت ۱۰ بجے دن میں آپ کا وصال ہوا، آپ کی تدفین قصبہ ادری کے آبائی قبرستان میں ہوئی۔

مولانا احسان احمد خان مصباحی اعظمی ادروی علیہ الرحمہ : ادری میں آپ کی ولادت ہوئی، جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے آپ نے دستار فضیلت حاصل کی، جامعہ اشرفیہ میں شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں کچھوچھوی حفظہ اللہ آپ کے ہم درس تھے۔ فراغت کے بعد آپ نے میدان تدریس میں قدم رکھا اور کئی ایک مدارس اسلامیہ میں تدریسی خدمات انجام دیں، مدرسہ انوار العلوم جین پور اور مدرسہ تنویر العلوم نوشہرہ میں درس دینے کے بعد کچھ سال شیموگہ (کرناٹک) اور ممبئی میں بھی رہے، پھر راجستھان کے ڈونگر گڑھ میں چودہ سال رہے اور مدرسہ قائم کیا، وہاں سے جائل ضلع ناگور گئے، کچھ سال بعد ناگور شریف تشریف لائے اور شان دار ملتانی مسجد کی از سر نو تعمیر کرائی اور دارالعلوم صوفیہ حمیدیہ قائم کیا، نیز جامعہ اشرفیہ کے نصاب تعلیم کے مطابق دارالعلوم صوفیہ حمیدیہ میں متوسطات تک تعلیم کا انتظام کیا۔ ۲۴ شوال المکرم سنہ ۱۴۳۷ھ/ ۳۰ جولائی سنہ ۲۰۱۶ء میں آپ کا وصال ہوا۔ عید گاہ (ادری) کے پاس آپ کی تدفین ہوئی۔

(حضرت مولانا احسان احمد اعظمی علیہ الرحمہ/از :مولانا محمد شعیب قریشی اعظمی ادروی)

شیخ الحدیث علامہ اعجاز احمد خاں مصباحی ادروی علیہ الرحمہ: جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۴۵ھ/ ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء میں آپ کی ولادت ہوئی۔ مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی سے آپ نے سکندر نامہ نظامی اور سہیلی فارسی کتب کا درس حاصل کیا۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں مدرسہ چشمۂ رحمت غازی پور میں داخلہ لے کر آپ نے مفتی رضوان الرحمن بدایونی علیہ الرحمہ کے زیر سایہ قدوری تک تعلیم حاصل کی، سنہ ۱۹۴۵ء میں دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں

داخل ہوئے اور ۵ سال تک حافظ ملت محدث مرادآبادی کے زیر سایہ علوم و فنون کی تحصیل کی، ۱۰ شعبان سنہ ۱۳۶۹ھ/ سنہ ۱۹۵۰ء میں دارالعلوم اشرفیہ سے دستار فضیلت و سند فراغت حاصل کی۔ آپ مفتی اعظم ہند سے بیعت تھے جب کہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ ضیاء الدین مہاجر مدنی علیہ الرحمہ سے آپ کو اجازت و خلافت حاصل تھی۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں حافظ ملت نے آپ کو ضلع بستی کے موضع بسڈیلہ کے ایک چھوٹے سے مکتب "مدرسہ تدریس الاسلام" میں بحیثیت مدرس بھیج دیا، علامہ اعجاز نے اس مکتب کو حیرت انگیز ترقی بخشی اور اسے مکتب سے دارالعلوم میں تبدیل کر دیا، جو "دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ" (اب ضلع سنت کبیر نگر) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ علامہ اعجاز صاحب سنہ ۱۹۵۸ء میں ادری سے ہجرت کرکے مع اہل و عیال بسڈیلہ میں قیام پزیر ہو گئے۔ تدریس الاسلام میں آپ سنہ ۱۹۹۲ء کو شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے، اور تاحیات اسی تدریس الاسلام کے شیخ الحدیث رہے۔ ۳۰ دسمبر سنہ ۲۰۱۹ء کو حضرت علامہ مفتی اعجاز احمد خاں صاحب ادروی علیہ الرحمہ کا وصال ہوا، آپ کی تدفین بسڈیلہ ضلع سنت کبیر نگر میں ہوئی۔

(علامہ اعجاز احمد خان ادروی ـــــــ حیات و خدمات/ص: ۴۶-۶۵، مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی کے احوال و افکار/ص: ۳۱، تذکرہ علماے اہل سنت مئو/ ص: ۸۱-۸۳ ، تلامذۂ حافظ ملت/ص: ۲۴-۲۶)

شیخ الحدیث مفتی ظہیر حسن قادری مصباحی ادروی علیہ الرحمہ: آپ سنہ ۱۹۳۷ء میں قصبہ ادری میں پیدا ہوئے، زمانۂ طالب علمی ہی میں آپ حضور مفتی اعظم ہند کے دست اقدس پر "سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ" میں بیعت ہو گئے تھے۔ آپ مدرسہ ضیاء

العلوم کے اولین فضلا میں سے تھے۔ مدرسہ ضیاء العلوم کے بعد آپ نے دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا۔ شرح جامی تا دورۂ حدیث اور فن تجوید و قراءت کی تحصیل و تکمیل کے بعد شعبان المعظم سنہ ۱۳۷۸ھ / سنہ ۱۹۵۹ء میں آپ نے دارالعلوم اشرفیہ سے دستار فضیلت و سند فراغت حاصل کی۔ آپ نے اپنی زندگی کا تقریبا ۵۸ سال کا عرصہ (سنہ ۱۹۶۰ء تا سنہ ۲۰۱۸ء) درس و تدریس میں گزارا، آپ نے جن درس گاہوں کی مسند تدریس کو رونق بخشی ان مدارس اسلامیہ کے نام یہ ہیں: دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ (سنت کبیر نگر)، مدرسہ علیمیہ انوار العلوم دامودر پور (مظفر پور)، مدرسہ فیض العلوم محمدآباد گوہنہ (مئو)، دارالعلوم شاہ عالم احمدآباد (گجرات)، مدرسہ رضاء العلوم کنہواں سیتامڑھی (بہار)، دارالعلوم منظر حق ٹانڈہ، دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی بستی، جامعہ فاروقیہ بنارس، جامعہ حنفیہ غوثیہ بنارس، دارالعلوم ضیاء العلوم خیرآباد (مئو)، جامعہ ضیاء العلوم ادری (مئو)۔ سابق مفتی اعظم نیپال مفتی جیش محمد مصباحی، حافظ شاہ اخلاق احمد نوری یوسفی، مفتی اعظم ہالینڈ مولانا شفیق الرحمن بستوی، مفتی نعیم اختر عرف محفوظ الرحمن خان، مولانا محمد جعفر صادق اعظمی، مولانا مرغوب حسن ادروی، مولانا محمد ابراہیم سیتامڑھی، قاری محمد ضیاء صاحب، حافظ محمد احمد ٹانڈوی، مولانا قاری اسماعیل خالص پوری وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۴۴۱ھ / ۱۳ اگست سنہ ۲۰۲۰ء کی شب میں مفتی ظہیر حسن صاحب کا وصال ہوا، آپ کی نماز جنازہ شہزادۂ صدرالشریعہ محدث کبیر علامہ ضیاءالمصطفیٰ قادری حفظہ اللہ بانی و شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مئو نے پڑھائی۔ قصبہ ادری کے آبائی قبرستان میں قاری نذیر احمد ادروی علیہ الرحمہ کی مزار شریف کے قریب آپ کی تدفین ہوئی۔

(تذکرہ علمائے اہل سنت مئو/ ص: ۸۳-۸۵ ، تلامذۂ حافظ ملت/ص: ۲۷-۳۰، مفتی ظہیر حسن ادروی/ص: ۲-۱۳

مولانا محمد سلطان صاحب مظہری ادروی علیہ الرحمہ: آپ اپنے استاذ مولانا مفتی ظہیر حسن قادری ادروی علیہ الرحمہ (ولادت: ۱۹۳۷ء - وصال: ۲۰۲۰ء) سے عمر میں کچھ سال چھوٹے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ عربیہ رضویہ ضیاء العلوم میں حاصل کی، آگے کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے آپ دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں داخل ہوئے، اشرفیہ کے بعد آپ دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف پہنچے، اور مظہر اسلام میں علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل کرکے دستار فضیلت و سند فراغت حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی، شیخ الحدیث علامہ عبدالرؤف بلیاوی، شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی اعظمی، مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی علیہم الرحمہ وغیرہ کا نام قابل ذکر ہے۔ فراغت کے بعد آپ نے بھی میدان تدریس میں قدم رکھا، فن تدریس میں آپ خدا داد صلاحیتوں کے مالک تھے۔ مدرسہ عربیہ رضویہ ضیاء العلوم ادری ضلع مئو، مدرسہ فیض العلوم محمد آباد ضلع مئو، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد ضلع مئو، مدرسہ منظر حق ٹانڈہ، مدرسہ عربیہ اظہار العلوم جہاں گیر گنج، مدرسہ عربیہ سلطان پور وغیرہ میں آپ نے تدریسی خدمات انجام دیں۔ مدرسہ ضیاء العلوم ادری کو ترقی دینے میں آپ کا بھی اچھا خاصا کردار رہا ہے۔ صدر العلماء علامہ محمد احمد مصباحی (ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارک پور)، مولانا عرش محمد برکاتی (شیخ الحدیث و صدر مدرس جامعہ ضیاء العلوم ادری) اور مولانا محمد جعفر صادق اعظمی (استاذ جامعہ ضیاء العلوم ادری و امام و خطیب جامع مسجد اہل سنت ادری) وغیرہ آپ کے خاص شاگرد ہیں۔ ۱۱ صفر سنہ ۱۴۳۹ھ/ یکم نومبر

سنہ ۲۰۱۷ء کو خلیفۂ مفتی اعظم ہند مولانا سلطان صاحب رضوی ادروی علیہ الرحمہ کا وصال ہوا۔ آپ کی تدفین ادری میں مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی علیہ الرحمہ کی مزار شریف سے تقریبا ۱۰۰ قدم کی دوری پر مغرب - شمال کی جانب ہوئی۔

(تذکرہ علماے اہل سنت مؤ/ص: ۷۹-۸۱، تلامذۂ حافظ ملت/ص: ۲۱-۲۳)

<u>شعراے اہل سنت ادری:</u> چوں کہ قصبہ ادری میں شعرا کی ایک بڑی تعداد موجود ہے، اگر ان میں سے کسی ایک کا نام بھی اس مختصر مضمون میں شامل ہونے سے رہ جائے گا تو وہ لوگ ناراض ہو سکتے ہیں، اس لیے اس باب میں میں ادری کے صرف ان چند لوگوں کو شامل کرنے کی کوشش کروں گا جن کے دیوان شائع ہوئے ہوں، یا پھر جنھوں نے کوئی نعتیہ دیوان مرتب کیا ہو، یا جو اشعار لکھنے کی صلاحیت رکھتے تھے یا رکھتے ہیں۔

اس باب میں مفتی مجیب الاسلام نسیمؔ اعظمی علیہ الرحمہ کا نام سر فہرست ہے، آپ شعر گوئی کا پاکیزہ ذوق رکھتے تھے، آپ نے حسب موقع حمد، نعت، منقبت اور قومی نظمیں لکھیں، مفتی نسیمؔ اعظمی کے یہاں منظر نگاری کی بھی خوب صورت عکاسی ملتی ہے، "احوال و افکار" میں شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر عاصمؔ اعظمی حفظہ اللہ نے آپ کے ایک درجن سے زائد کلام جمع کیے ہیں، انہیں میں سے ایک نظم "نینی تال" ہے، یہ نظم مناظر قدرت کی منظر کشی کے لحاظ سے محاکات کی بہترین مثال ہے:

بر سر کوہ حسیں ہیں چشم نرگس بجلیاں

یا سر معشوق کا ہر اک سنہرا پانی ہے

حسن لندن کھچ کے آیا روے نینی تال پر

حسن پیرس سے تو پوچھو اب ترا کیا حال ہے

ہر قدم پر اک قیامت لے رہی ہے کروٹیں

کس قدر شوخی بھری مستانہ تیری چال ہے

(احوال و افکار/ص: ۵۶-۶۸)

رئیس التحریر علامہ یٰسین اختر مصباحی ادروی حفظہ اللہ شاعر تو نہیں ہیں البتہ انہوں نے ۱۴۰ شعرا کے عربی کلام کو یکجا کرکے "المدیح النبوی" کے نام سے ایک نعتیہ دیوان مرتب کیا ہے، جس کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے اور شرح بھی لکھی جا چکی ہے۔ اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے ڈاکٹر ابو سفیان اصلاحی صاحب لکھتے ہیں: "اسی سلسلے کی ایک کڑی "المدیح النبوی" ہے جسے مولانا محمد یٰسین اختر مصباحی اعظمی نے ترتیب دیا ہے جس میں ۱۴۰ شعراء کے نعتیہ کلام کو جمع کیا گیا ہے۔ اس مجموعے سے عربی نعت گوئی کا ایک مستند نیز مقدس خاکہ سامنے آجاتا ہے۔ ماقبل نبوت اور مابعد (یہ اصلاحی صاحب اور ان کے مسلک کا عقیدہ ہے ہم اہل سنت وجماعت کا نہیں۔ : سلیم انصاری) آپ کے شخصی، عائلی اور دینی کوائف سامنے آجاتے ہیں، صحابہ کرام، تابعین عظام، اموی عباسی شعراء کرام، جدید شعراء اور ہندوستانی نعت گو شعراء نے حضرات شمائل نبوی کو کس عقیدت اور کس خوبصورتی سے منظوم کیا ہے جسے اسے پڑھ کر ایمان تازہ ہو جائے بلکہ ایمان کی بہار آجائے۔ غزوات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا حصہ داریاں رہیں، کس طرح اپنے جاں نثاروں کے ساتھ شانہ بشانہ چلتے رہے

اور دشمنان اسلام کے ساتھ کس طرح نباہ کیا ان تمام موضوعات کی جلوہ آفرینیاں اس مجموعے میں موجود ہیں۔ اس مجموعے میں موجود نعتوں کو موضوعات کے تحت درج کیا گیا ہے۔ اس کا پہلا حصہ "التحمید" کے عنوان سے جس میں خالق کائنات کی تعریف وتوصیف کی گئی ہے، اس میں گیارہ شعراء کے حمدیہ جذبات کی عکاسی کی گئی ہے۔ بالعموم دنیا کی بیش تر زبانوں میں اوصاف رسول پر توجہ مبذول کی گئی ہے۔ شعراء نے رب ذوالجلال کو بہت کم موضوع بحث بنایا ہے۔ ضرورت ہے کہ شعراء خداوند قدوس کی کرشمہ سازیوں کو منظوم کریں۔"

(المدیح النبوی____ایک مطالعہ/از: ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی)

شعرائے اہل سنت ادری کی فہرست میں ایک نام مولانا قاسمؔ مصباحی صاحب (حفظہ اللہ) کا بھی ہے، آپ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے استاذ ہیں، آپ کے لکھے کلام حمد، نعت اور منقبت پر مشتمل ہیں، کچھ سال پہلے آپ کے کلام کا پہلا مجموعہ "فردوس مدحت" کے نام سے شائع ہوا۔ مولانا موصوف کا لکھا ایک حمدیہ کلام مجھے بہت پسند آیا، اس کلام کے چند اشعار نیچے ملاحظہ فرمائیں:

تو بڑا کریم ہے اے خدا تری شان جل جلالہ

ہے ترے کرم کی نہ انتہا تری شان جل جلالہ

تو لطیف ہے تو کریم ہے تو رؤف ہے تو رحیم ہے

تری رحمتوں کا حساب کیا تری شان جل جلالہ

نہ شریک تیرا ہے ذات میں، تو وحید اپنی صفات میں

ہے محال تجھ سا ہو دوسرا تری شان جل جلالہ

ہے دعاے قاسمؔ بے نوا، ملے مولیٰ اس کو تیری رضا

بطفیل سرور انبیا، تری شان جل جلالہ

اس باب میں جناب ضیاء الحسن المعروف بہ آغاؔ ادروی مرحوم کا نام بھی قابل ذکر ہے، آپ طنز و مزاح کے شاعر تھے، رشتے میں وہ میرے والد (صدر عالم) صاحب کے خالہ زاد بھائی تھے۔ کنواں مسجد (ادری) کے پاس ان کا گھر ہے، معین قادری صاحب کے ذریعے ان کا ایک شعر مجھ تک پہنچا، اس شعر میں آغاؔ ادروی صاحب نے مدارس کے ایسے ناظموں یعنی مہتمموں کو آڑھے ہاتھ لیا ہے، جو مدرسوں کو ملنے والی مالی امداد وغیرہ میں گھوٹالہ کرکے ان پیسوں سے خود کے گھر کی چھت بلند سے بلند تر کرتے جاتے ہیں، حتیٰ کہ ایک ایسا وقت آتا ہے جب ان کا گھر ادری میں ہوتا ہے اور کئی کیلو میٹر دور موجود کسارا نامی علاقہ ان کی چھت سے دکھائی دینے لگتا ہے۔ وہ شعر کچھ یوں ہے:

بنے ہیں جب سے مدرسے کے ناظم اعلیٰ

اب ان کی چھت سے کسارا دکھائی دیتا ہے!!

استاذ محترم ناصر حافظ جی (پکوڑی والے) کے والد ماجد مجرمؔ انصاری صاحب مرحوم بھی اپنے وقت کے شاعر تھے، ان کا دیوان "اقبال جرم" کے نام سے شائع ہوا، راقم الحروف نے ان کا وہ دیوان حاصل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن مایوسی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ مفتی ظہیر حسن ادروی علیہ الرحمہ کا لکھا ایک کلام ان (مفتی ظہیر حسن) کے سوم کے موقع پر

مدرسہ ضیاء العلوم نسواں میں پڑھا گیا تھا۔ علاوہ ازیں مولانا مرغوبؔ حسن قادری ادروی، مولانا عابدؔ رضا مصباحی، محمد نجم الہدیٰ قادری، داماد محدث کبیر مولانا شاہدؔ رضا ادروی، مولانا عابد رضا رہبرؔ مصباحی ثقافی، مولانا ارشدؔ اعظمی، ماسٹر مجاہدؔ رضا، معینؔ قادری، ماسٹر محمد عابدؔ وغیرہ بھی نعت و منقبت وغیرہ لکھتے ہیں۔ راقم السطور نے بھی کچھ ماہ قبل اپنے لکھے چند کلام (نعت، منقبت اور غزل وغیرہ) محفوظ کرنے کی غرض سے "کلام ادرویؔ" کے نام سے جمع کیے تھے، جو انٹر نیٹ پر پی ڈی ایف فائل میں موجود ہے۔ کلام ادرویؔ میں موجود میرا ایک کلام جو نعت و منقبت پر مشتمل ہے، درج ذیل ہے:

ہر صحابی نبی محترم محترم
اہل بیت النبی محترم محترم
محترم سید المرسلیں محترم
محترم وہ امام المبیں محترم

محترم بوبکر یار غار نبی
محترم وہ عمر جاں نثار نبی
محترم ہیں وہ دو نور والے غنی
فاتح جنگ خیبر علی محترم

بنت صدیق آرام جان نبی
سیدہ فاطمہ جن کے شوہر علی
جتنی ہیں بیویاں شاہ ابرار کی
ہے ہمارا عقیدہ سبھی محترم

آمنہ بی، حلیمہ، ثویبہ سبھی
وہ دسوں جو تھے دنیا میں ہی جنتی
شہداے کربلا وہ بہتر سبھی
معاویہ اور امام علی محترم

(کلام ادرویؔ/ص: ۵-۷)

تصنیفی خدمات: ادری کے سنی مصنفین میں سب سے زیادہ شہرت و مقبولیت رئیس التحریر علامہ یٰسین اختر مصباحی حفظہ اللہ کو حاصل ہوئی۔ آپ کئی درجن کتابوں کے مصنف ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ پاکستان سے بھی آپ کی کئی کتابیں شائع ہوئیں۔ جب کہ مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی علیہ الرحمہ کی تقریباً تمام کتب ہی نایاب ہو چکی ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ ان کی کتب کو شائع کرکے منظر عام پر لایا جائے، یا پھر ان کتب کی پی ڈی ایف

فائل بنا کر انٹر نیٹ پر اپلوڈ کر دیا جائے، تاکہ ان کتب سے استفادہ کیا جا سکے۔ ادری کے مصنفین کی جتنی کتب کے نام مجھے معلوم ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

- مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی علیہ الرحمہ : بہار نماز، مجلس شرعی مبارک پور، آئینۂ وہابیت، سوانح مولانا نیاز محمد و حافظ قطب الدین علیہما الرحمہ۔

(ماہ نامہ نوری کرن اور ماہ نامہ پاسبان الہ آباد میں مفتی مجیب الاسلام صاحب کے مضامین و فتاویٰ شائع ہوتے تھے، مفتی صاحب کے چند مضامین کو علامہ ڈاکٹر عاصم اعظمی صاحب اپنی کتاب "مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی کے احوال و افکار" کے آخری حصے میں شامل کیے ہیں۔)

- جناب مجرم انصاری مرحوم : اقبال جرم (دیوان)

- مولانا اشفاق احمد خاں ادروی حفظہ اللہ : خورشید خطابت

- علامہ یٰسین اختر مصباحی حفظہ اللہ : الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (اردو ترجمہ)، آیات جہاد کا قرآنی مفہوم، خصائص رسول ﷺ، گنبد خضریٰ، المدیح النبوی (عربی)، جشن عید میلاد النبی ﷺ، اصلاح فکر و اعتقاد، آفتاب و ماہتاب، معارف کنز الایمان، تعارف اہل سنت، سواد اعظم نقوش فکر، علامہ فضل حق خیرآبادی، اویس زماں مولانا فضل رحمن گنج مرادآبادی، ممتاز علمائے فرنگی محل لکھنؤ، امام احمد رضا اور تحریکات جدیدہ، امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات، امام احمد رضا کی محدثانہ عظمت، امام احمد رضا کے وصایا پر اجمالی نظر، شارح بخاری، انقلاب ۱۸۵۷ء، قائدین تحریک آزادی، انگریز نوازی کی حقیقت، والیان نجد و حجاز کا تاریخی جائزہ، امریکی اہانت قرآن، تین

طلاق کا شرعی حکم، مسلم پرسنل لا کا تحفظ، ہم اور ہمارا ہندوستان، ہندوتو و ہندوستانی مسلمان، بابری مسجد کی تعمیر نو وغیرہ۔

(حال ہی میں علامہ یٰسین اختر مصباحی صاحب نے امام الہند امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نقشبندی علیہ الرحمہ کی حیات و خدمات کے تعلق سے تقریبا ایک ہزار صفحات پر مشتمل ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے۔)

- شیخ الحدیث مولانا مرغوب حسن ادروی حفظہ اللہ : چالیس حدیثیں، اسلام اور مقصد ابن آدم، تذکرۃ النورانی، تذکرہ شاہ وجیہہ الدین امانی علیہ الرحمہ، علامہ شاہ وجیہہ الدین علوی گجراتی، جلوۂ حق، کایات دیوبند، اسلام کا نظام حیات، عشرہ مبشرہ، تذکرہ علماے ادری ، حضرت شاہ باجن برہان پوری قدس سرہ، نعتیہ کلام، حج و زیارت اور آل سعود کے مظالم، مضامین قادری ۔

- مولانا محمد جعفر صادق اعظمی حفظہ اللہ : مفتی ظہیر حسن ادروی [حیات و خدمات]

(آپ کے قلم بند کیے ہوئے کل مضامین کے صفحات کی تعداد تقریبا سو ہوگی، جو سوانح اور دینی مسائل سے متعلق لکھے گئے ہیں۔)

- مولانا محمد قاسم مصباحی حفظہ اللہ : فردوس مدحت (دیوان)

(انھوں نے بھی کئی ایک مضامین قلم بند کیے ہیں۔)

- مولانا عابد رضا مصباحی حفظہ اللہ : علم غیب مصطفیٰ ﷺ، اظہار حقیقت، عید میلاد النبی ﷺ کے تعلق سے شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا مؤقف۔

(مولانا عابد صاحب نے سو کے آس پاس نعت و منقبت وغیرہ بھی لکھی ہیں۔ فی الحال ایک اور کتاب لکھ رہے ہیں، تقریبا سو صفحات تک کام ہو چکا ہے۔)

● تذکرۃ المفسرین، برصغیر کے علماے اہل سنت کی تفسیری خدمات (فہرست نما کتابچہ)، تذکرۃ المحدثین، برصغیر کے علماے اہل سنت کی کتب احادیث پر خدمات (فہرست نما کتابچہ)، شیخ سرہندی اور محدث بریلوی (ہندی)، تذکرہ علماے اہل سنت مئو، تصانیف علماے اہل سنت مئو (فہرست نما کتابچہ)، تلامذۂ حافظ ملت، کلام ادروی (دیوان) وغیرہ راقم الحروف کی تصنیفات و تالیفات ہیں۔ علاوہ ازیں راقم الحروف نے بانئ جامعہ اشرفیہ مبارک پور حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی ثم مبارک پوری قدس سرہ العزیز کی کتاب "ارشاد القرآن" کو ہندی رسم الخط میں منتقل کیا ہے۔ تذکرۃ المحدثین کو چھوڑ کر میری بقیہ تمام کتب انٹر نیٹ پر پی ڈی ایف میں موجود ہیں۔ میری تقریبا تمام کتب پر مولانا محمد جعفر صادق اعظمی صاحب کے فرزند اکبر مولانا صادق رضا سالک مصباحی صاحب حفظہ اللہ نے نظر ثانی فرمائی ہے۔ میں نے دسمبر سنہ ۲۰۲۰ء کو "ماہ نامہ ادری" کے نام سے قصبہ ادری کا پہلا ماہ نامہ جاری کیا تھا، لیکن گھریلو مصروفیات کی وجہ سے وہ ماہ نامہ جاری نہ رہ سکا، اور ایک ہی شمارے کے بعد بند ہو گیا۔

ادری کے سنی حضرات کے قائم کردہ مدارس و جامعات: قصبہ ادری کے سنی حضرات نے بھارت اور برطانیہ میں کئی مدارس و جامعات قائم کیے، درج ذیل میں ان مدارس و جامعات اور ان کے بانیوں کی فہرست ملاحظہ فرمائیں:

● مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی علیہ الرحمہ : جامعہ عربیہ رضویہ ضیاء العلوم ادری، مدرسہ امجدیہ ادری، مدرسہ صدر العلوم پیر ولی بازار ضلع گورکھ پور، دارالعلوم غوثیہ سلیم پور ضلع دیوریا

- مولانا احسان خان علیہ الرحمہ : دارالعلوم صوفیہ حمیدیہ ناگور (راجستھان)، مدرسہ ڈونگر گڑھ (راجستھان)

(ان دونوں مدارس کے علاوہ بھی آپ نے بہت سارے مدارس قائم کیے۔)

- جناب جمن خان مرحوم اور عوام : جامعہ اسلامیہ بیت العلوم خالص پور، ادری

- مولانا اسحاق خان علیہ الرحمہ اور عوام : مدرسہ اسلامیہ نیک قدم خاں رحمۃ اللہ علیہ ادری

- علامہ یٰسین اختر مصباحی حفظہ اللہ : دار القلم ذاکر نگر، نئی دہلی

- مولانا غلام نبی عزیزی حفظہ اللہ : مدرسہ عربیہ فیض القرآن ادری، مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم وکلیۃ الصالحات ادری

- مولانا اسرار خان رضوی حفظہ اللہ : دارالعلوم چشتیہ غریب نواز خالص پور، ادری

- مولانا قاری اسمعیل خان مصباحی خالص پوری حفظہ اللہ (لندن) نے برطانیہ میں کئی مدارس قائم کیے ہیں، لیکن ان مدارس کے نام مجھے معلوم نہیں۔

نوٹ: شیخ الحدیث علامہ اعجاز احمد خاں مصباحی ادروی علیہ الرحمہ دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ کے بانی تو نہ تھے البتہ اس چھوٹے سے مدرسے کو ایک وسیع دارالعلوم میں تبدیل کرکے آپ نے قابل تعریف کارنامہ انجام دیا۔

: محمد سلیم انصاری ادروی/۱۱ جون سنہ ۲۰۲۱ء